مشق

۱۔ مناظرِ سحر میں پیش کیا گیا صبح کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۲۔ جوشؔ کو شاعرِ فطرت کہا جاتا ہے۔ اس نظم کے حوالے سے وضاحت کریں۔

۳۔ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۴۔ بند نمبر ۳ میں کن اشیا کو "عیدِ سحر" سے تعبیر کیا گیا ہے؟

۵۔ بند نمبر ۵ میں "انوارِ خدا" سے کیا مراد ہے؟

۶۔ صنعتِ تلمیح سے مراد کلام میں کسی مشہور تاریخی واقعہ یا علمی اصطلاح کو نظم کرنا ہے۔
آپ اس نظم سے دو تلمیحات کی نشاندہی کریں اور وضاحت بھی پیش کریں۔

تمیز یا متعلق فعل:

وہ الفاظ جو فعل کی کیفیت یا حالت میں تھوڑی سی کمی بیشی کرتے ہیں۔

چند تمیزی الفاظ درج ذیل ہیں:

کبھی، کبھی کبھی، کبھی نہیں، کبھی نہ کبھی، ہمیشہ، اکثر، عموماً، آئے دن، روز روز، یکا یک، اچانک، جلد، جلدی وغیرہ وغیرہ۔ درج بالا تمیزی الفاظ سے دو دو جملے بنائیں۔

NOT FOR SALE

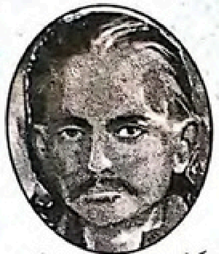

میرا جی

ولادت: ۱۹۱۲ء | وفات: ۱۹۴۹ء

اصل نام محمد ثنا اللہ ڈار اور تخلص میرا جی تھا۔ اُن کے آباؤاجداد کا تعلق کشمیر سے تھا جو ڈوگرہ راج میں ہجرت کر کے گوجرانوالہ میں آباد ہو گئے تھے جب کہ میرا جی کی پیدائش لاہور میں ہوئی۔ چونکہ اُن کے والد منشی مہتاب الدین ریلوے میں ملازم تھے اور مختلف مقامات پر ڈیوٹی انجام دیتے رہے اس لیے میرا جی باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ میٹرک کا امتحان بھی پاس نہ کر سکے لیکن مطالعے کا شوق جنون کی حد تک تھا اور وہ اپنے طور پر مطالعہ کرتے رہے۔

اس عرصے میں لاہور میں حلقۂ اربابِ ذوق کا قیام عمل میں آ چکا تھا۔ حلقے کے قیام کے چار سال بعد میرا جی اس میں شامل ہوئے۔ اُن کی شمولیت سے حلقے میں جان پڑ گئی۔ میرا جی حلقے کے سرگرم کارکن اور منتظم رہے ہیں۔ وہ حلقے کے قواعد و ضوابط کی خود بھی پابندی کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے۔

میرا جی کی ساری عمر محرومیوں میں گزری جس کا مداوا اُنھوں نے شاعری میں تلاش کیا۔ اُنھوں نے اُردو نظم کو چکا چوند روشنی سے نکال کر نیم روشن سایوں سے متعارف کرایا۔ وہ اپنی شاعری میں زندگی کی مکمل اور واضح تصویر کی بجائے ایسے دائرے اور خطوط بناتے ہیں کہ واضح ہونے کے باوجود بھی اُس پر ابہام کا پردہ پڑا رہتا ہے۔

مغربی شعرا کے مطالعے سے اُنھیں جدید شاعری میں نئے تجربات کرنے کا خیال آیا اور یہ تجربات کامیاب رہے۔ اُنھوں نے ان تجربات کو "ادبی دُنیا" اور حلقۂ اربابِ ذوق میں پروان چڑھایا۔ وہ ایک ایسے شاعر ہیں جس کی جڑیں اپنی دھرتی میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی نظموں میں ہندوستانی تہذیب کا ارضی پہلو نمایاں ہے۔ اُنھوں نے نظم کو خارجی حقیقت نگاری سے نکال کر انسانی باطن میں اُتارا اور نظم کی ایک سطحی معنویت کو ہمہ جہت بنایا۔

مجموعہ ہائے کلام میرا جی کے گیت، میرا جی کی نظمیں، گیت ہی گیت، تین رنگ، پابند نظمیں۔

NOT FOR SALE

میراجی

شکست کی آواز

امنگوں نے مرے دل کو عجب اُلجھن میں ڈالا ہے
سمجھتا ہے کہ جو بھی کام ہے وہ کرنے والا ہے

یہ کہتا ہے نئے رستے دکھاؤں میں سواروں کو
یہ کہتا ہے کہ لے آؤں فلک سے ماہ پاروں کو

یہ کہتا ہے کہ صحراؤں کی دوری طے کروں پل میں
حقیقت میں، یہ احساسِ شعوری طے کروں پل میں

جہانِ نَو کو دیکھ آؤں جو ہے قلبِ سمندر میں
بیانِ سنگ پالوں منجمد ہے کوہ کے سر میں

یہ کہتا ہے کہ ساری کائنات اک ذرہ بن جائے
جو ہے لا انتہا وقفہ وہ بس اک لمحہ بن جائے

مگر اُونچے ارادے ہیں تو کیا، اُونچے ارادوں کو
سمجھنے کا نہیں احساس حاصل سیدھے سادوں کو

جہاں میں سیدھے سادے آدمی کثرت سے بستے ہیں
ہے محدود اُن کی ہمت اور محدود اُن کے رستے ہیں

تمدن اور تہذیبوں نے پھندا اُن پہ ڈالا ہے
وہ کہتے ہیں کہ ہونا ہے وہی جو ہونے والا ہے

بدل کر کیا کریں گے ہم طریقے آج قدرت کے
ہمارے دامنوں پر ہاتھ کل ہوں گے مشیت کے

انھیں تسکین ہے پہلی لکیروں کی فقیری میں
یہ کھوئے ہیں تمنّا کی ضعیفی اور پیری میں

میں اُن کو دیکھتا ہوں دل پہ ہوتا ہے اثر اُن کا
میں اک مظلوم ہوں ماحول کے اس جذبِ ساکن کا

مگر ہاں باوجود اس کے مرے دل میں اُجالا ہے
امنگوں نے مری ہستی کو اک اُلجھن میں ڈالا ہے۔